برطانیہ میں اجتماعات ختم نبوت۔ چند معروضات

مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ (مکہ مکرمہ)

اپریل 1984ء میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے چناب نگر سے فرار اور لندن منتقلی کے بعد قادیانیت کے رد وتعاقب اور احتساب وابطال کی خاطر لندن اور دیگر برطانوی شہروں میں ختم نبوت کے عنوان سے عوامی اجتماعات کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہوا۔1985ء میں (بتاریخ 4 اگست) ویمبلے ہال لندن میں پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت شیخ المشائخ مخدوم العلماء برکۃ العصر مولانا خواجہ خان محمد دام ظلہم العالیہ کی سرپرستی اور اکابرین ختم نبوت حضرت الشیخ مولانا عبدالحفیظ مکی حفظہ اللہ (تب: نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برائے بیرون پاکستان' وحال: امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ)' سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ' مفکر اسلام حضرت علامہ خالد محمود دامت برکاتہم العالیہ' خطیب اسلام حضرت مولانا ضیاء القاسمی رحمہ اللہ' شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر حضرات کی سربراہی میں اس کامیاب ترین کانفرنس میں یورپ وبرطانیہ کے ہزاروں فرزندان توحید شریک ہوئے۔ برطانیہ میں قادیانیت کے عوامی تعاقب کے سلسلے کی یہ ایک کامیاب ترین ابتدا تھی۔ پھر اسی طرح 1986 میں ویمبلے ہال ہی میں مذکورہ بالا اکابر کی سربراہی میں (بتاریخ 27 جولائی) ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اسی موقع پر مرزا طاہر کے دست راست حسن عودہ مسلمان ہوئے۔ اس کانفرنس میں بھی برطانیہ اور یورپ کے ہر علاقے سے علماء وزعماء اور عوام کی بھرپور نمائندگی دیکھنے میں آئی۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلیے الشیخ عبدالحفیظ مکی حفظہ اللہ' مجاہد ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن باوا حفظہ اللہ' مولانا ضیاء القاسمی رحمہ اللہ' اور مولانا اللہ وسایا زید مجدہ نے کانفرنس سے پہلے برطانیہ کے طول وعرض میں مشترکہ دورے کیے اور عوامی بیداری اور ذہن سازی سے ایک خاص فضاء پیدا کی۔ چنانچہ اس مبارک اور مرتکز محنت کی قبولیت کے آثار کانفرنس کی کامیابی کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ والحمدللہ علی ذلک۔ یہی حال 1987ء کی سالانہ کانفرنس (بتاریخ 20 ستمبر) کا رہا۔ اس میں مجلس احرار اسلام کے قائد' ابن امیر شریعت' فاتح ربوہ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے اور حضرت کا تاریخی خطاب ہوا۔ (1)

یہ ایک سرسری اور اجمالی سا تذکرہ ہے برطانیہ میں قادیانی ہیڈکوارٹرز کی منتقلی کے فوراً بعد تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے محاذ پر سرگرم قیادت کی طرف سے کی گئی ابتدائی برسوں کی جوابی محنت کا۔ اس محنت میں دشمن کے بروقت تعاقب' بھرپور تردید اور بلا انقطاع تسلسل ومداومت کی شان پیدا کرنے میں ختم نبوت کے مقدس مشن کے سبھی وابستگان وخدام کی بے لوث اور بے بہا خدمات کارفرما رہی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ' مجلس احرار

اسلام اور ختم نبوت اکیڈمی لندن بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

لندن کے ویمبلے ہال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر نظامت ومیزبانی سالانہ ختم نبوت کانفرنس 1985 سے 2006 تک مسلسل منعقد ہوتی رہی ہے۔اسی طرح 1985 ہی سے اولاً ختم نبوت مشن کے عنوان سے اور پھر 1995 سے انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے عنوان سے ایک غیر روایتی اور مختلف انداز کی محنت بھی الحمد للہ جاری وساری ہے۔ دعوتی مزاج، تعلیمی منہج اور کام کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ترتیب کے ساتھ۔ختم نبوت موومنٹ نے پورے برطانیہ کی اول' آخر اور وسط کے تین حصوں میں کی گئی تقسیم کوملحوظ رکھتے ہوئے تینوں حصوں میں ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کی طرح ڈالی۔ برطانیہ کے اول' لندن میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اور سیمینار کا سلسلہ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ نے کئی سال تک جاری رکھا۔ یہ کانفرنس قادیانیوں کی کانفرنس کے روز ہی ہوتی تھی۔ برطانیہ کے وسط' برمنگھم (مڈلین) میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ دونوں جماعتیں کانفرنسیں کراتی تھیں۔پھر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ کے اصرار پر موومنٹ نے وحدت واشتراک عمل کے خالصتاً دینی مفاد اور مصلحت کی خاطر اس کانفرنس کے انعقاد سے دست برداری اختیار کرلی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوست تب سے اس کانفرنس کو اکیلے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ کانفرنس روز اول سے قادیانی کانفرنس کے ایک ہفتہ بعد منعقد ہوتی آئی ہے تاکہ قادیانیوں کے ہفوات و خرافات کا حقیقی ومعنوی تعاقب ہوسکے۔ برطانیہ کے اخیر' یعنی اسکاٹ لینڈ میں ختم نبوت کانفرنس لندن اور برمنگھم کے کانفرنسوں سے پہلے کی جاتی رہی ہے تاکہ یہ لندن اور برمنگھم کی کانفرنسوں کی تقویت کا باعث ہو۔

پہلے ویمبلے ہال لندن اور پھر برمنگھم کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس شروع دن سے قادیانیوں کے سالانہ جلسے کے بعد منعقد کی جاتی رہی ہے۔اس التزام کی مصلحت یقیناً اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس سے مطلوب ومقصود قادیانیت کا تعاقب ہے۔ امسال (2009 میں) قادیانیوں کا سالانہ جلسہ 24-25-26 جولائی کو الٹن (ہمپشائر) میں منعقد ہو رہا ہے۔جبکہ اسکاٹ لینڈ اور برمنگھم کی ختم نبوت کانفرنسز بالترتیب 4 اور 12 جولائی کو منعقد ہو رہی ہیں۔اگر یہ اطلاع درست ہے تو یہ ترتیب بظاہر "تعاقب" کی بجائے "تقدم" کی مظہر معلوم ہوتی ہے۔ترتیب سابق کی مصلحت یہ تھی کہ ختم نبوت کانفرنسوں میں قادیانی ٹولے کے نئے نئے شکوک وشبہات کا جواب دیا جاتا تھا اور تازہ تراشیدہ مغالطات والزامات کی حقیقت واضح کی جاتی تھی۔ ترتیب نو کی مصلحت احقر راقم السطور سمجھنے سے قاصر ہے۔ وجوب سے پہلے ادائیگی کا تصور کہاں تک درست ہے۔اس کے بارے میں مزید کچھ عرض کرنا تحصیل حاصل ہے۔

راقم السطور کچھ گذارشات نہایت درمندی اور دل سوزی' اخلاص ودیانتداری اور لجاجت ونیازمندی سے ختم نبوت کے مقدس مشن اور عظیم الشان کاز سے وابستہ سب ہی بڑوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہے۔اس امید کے ساتھ کہ فکر وتامل کی سزاوار گردانی جائیں گی۔

اولاً: برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک میں آباد ختم نبوت کے کام سے وابستہ مخلصین وکارکنان اکثر وبیشتر اس بات پر پریشان ہیں کہ پاکستان وہندوستان وغیرہ سے برطانیہ جاکر کام کرنے والے حضرات کی علمی اور فکری

استعدادیں اور صلاحیتیں یورپ کے ماحول میں کام کے تقاضوں سے میل نہیں کھاتیں۔ قرآنی ارشاد ''وما أرسلنا من رسول إلا بلسان قومه ليبين لهم'' اس ضمن میں ہر وقت پیشِ نظر رہنا چاہیے۔

ثانیاً: یہ ضرور سوچا جائے کہ مغرب کے جس ماحول اور جس قوم میں ختم نبوت کا ز کے لیے ہمیں کام کرنا ہے کیا ان ملکوں میں پیدا ہونے اور پروان چڑھنے والی نئی نسلوں کی آگاہی کے لیے یہی کافی ہے کہ ہم موقع بے موقع کانفرنسوں کو حرفِ آخر سمجھ لیں۔

ثالثاً: لندن میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے دفتر میں تشویش وخلل پیدا کرنے والے بعض عناصر کی وجہ سے موومنٹ کی لندن کانفرنس التواء میں پڑ گئی۔ موومنٹ کی قیادت کے بیرون برطانیہ ہونے کے سبب تشویش پیدا کرنیوالے عناصر نے پریشانیاں پیدا کیں۔ ایسے میں بعض ''مہربانوں'' اور ''وفا شعاروں'' نے نہ صرف خاموش تماشائی کا کردار ادا کیا بلکہ بعض نے تو تشویش پیدا کرنیوالے عناصر کو اُکسانے میں بھر پور کردار ادا کیا اور آج تک کر رہے ہیں۔ ان عناصر کی مادی پشت پناہی ہمارا غالب گمان ہے کہ قادیانی کر رہے ہیں۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔ گویا تحفظ ختم نبوت یا تعاقب قادیانیت کے بجائے خود کام کرنے والوں ہی کے رد اور تعاقب میں ہمتیں صرف ہو رہی ہیں۔ إلا من رحم ربی۔

رابعاً: دنیا کے بیس سے زائد ممالک میں امریکہ و برطانیہ سمیت' قادیانی سالانہ جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی دنیا (سائبر ورلڈ) ان کی دسیسہ کاریوں اور فریب آفرینیوں سے بھری پڑی ہے۔ ٹی وی چینلز پر دین کے نام پر دام ہم رنگ زمین قسم کے ارتدادی پھندے الگ سے شب وروز سادہ لوح اور ناپختہ ذہنوں کا شکار کر رہے ہیں۔ اس صورت حال میں ضروری ہے کہ امت کے سبھی فکر مند حضرات اپنی ذمہ داریاں محسوس فرمائیں اور باہمی تعامل وتعاون کی راہیں بھی کشادہ فرمائیں۔

یاد رکھیں کہ ختم نبوت کاز اور ختم نبوت کا تحفظ امت کی امانت ہے' کسی کی ذاتی ملکیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امانت کو امانت داری سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم یہ امانت امت کے خواص اور ذی استعداد لوگوں کے سپرد بھی کر سکیں اور عامۃ المسلمین تک بھی کما حقہ پہنچا سکیں۔ سردست یہ چند معروضات عرض کردی ہیں۔ باتیں اور بھی بہت سی رہتی ہیں۔ یار زندہ صحبت باقی

(ا) اسی سفر میں' حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کیمبرج یونیورسٹی ہال میں منعقدہ مرزائیوں کے جلسے میں تشریف لے گئے تھے۔ یہ ''مکالمہ بین المذاہب'' قسم کا ایک بہت بڑا سیمینار تھا جس میں مسلمانوں کی ''نمائندگی'' مرزائی کر رہے تھے۔ اور اسی مقصد کی خاطر انھوں نے یہ تمام شو (show) ترتیب دیا تھا۔ حضرت شاہ صاحب نے تن تنہا یہ جلسہ الٹ دیا اور قادیانی شو ناکام بنا دیا۔ آپ کی خطیبانہ للکار اور دلوں کو مسخر کرنے والی تلاوت نے اس روز رد قادیانیت کی تاریخ کا ایک نیا باب رقم کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے اس زمانے میں وقفے وقفے سے برطانیہ کے تین دورے کئے۔ پہلا 10/نومبر 1985ء تا 11/دسمبر 1985ء، دوسرا 15/ستمبر 1987ء تا 23/دسمبر 1987ء۔ اور تیسرا 5/دسمبر 1989ء تا 12/فروری 1990ء۔ (ادارہ)